IMLA
ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

ISMA
IKHLAS
SHARIAH MEDICAL ADVISORY
A PROJECT OF DARULIFTA AL-IKHLAS

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال؟

(1) کیتھیٹر **Catheter** یعنی پیشاب کی نالی لگانے کی مختلف اقسام استعمال ہوتی ہیں، کیا ان سب اقسام کا حکم ایک ہی یا مختلف ہے؟ اگر مختلف ہے تو کس قسم کے **Catheter** لگانے کی صورت میں مریض شرعاً معذور کہلائے گا، اور کس صورت میں معذور نہیں کہلائے گا؟

(2) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا **Catheter** لگانے کے بعد مریض مسجد میں نماز پڑھنے جاسکتا ہے یا نہیں؟

ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION (IMLA)

www.imlaglobal.org AlikhlasOnline.com 0300-2090718
imlaglobal@gmail.com www.facebook.com/imlaglobal

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیتھیٹر (Catheter) کی اقسام اور تفصیل

Catheter سے متعلق معلومات کے لیے ہم نے ڈاکٹر حضرات سے رجوع کیا، جس کے نتیجے میں ہمیں درج ذیل معلومات حاصل ہوئیں :

کیتھیٹر (Catheter) کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک حصہ مرد یا عورت کی پیشاب کی جگہ (پیشاب کی نالی) کے اندر لگایا جاتا ہے، یہ کیتھیٹر کہلاتا ہے، اور دوسرا حصہ بیگ کی صورت میں ہوتا ہے، جو اسی کیتھیٹر کے ساتھ لگایا جاتا ہے، اسے Urine bag کہا جاتا ہے۔

کیتھیٹر (Catheter) لگانے کی وجوہات:

مختلف وجوہات کی بنا پر مریض کو Catheter لگایا جاتا ہے:

1: اگر کسی شخص کو کوئی ایسا مرض لاحق ہو گیا ہو، جس کی وجہ سے پیشاب مثانے سے باہر نہیں آرہا ہو، یعنی مثانے تک تو پیشاب آرہا ہے، مگر مثانے سے پیشاب کی نالی تک کوئی رکاوٹ آنے کی وجہ سے مثانے سے باہر نہیں آرہا ہوتا، جیسے مثلاً: پتھری پیدا ہو گئی ہے، یا رسولی بن گئی ہے، یا غدود بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں، اور انہوں نے رکاوٹ ڈال دی ہے، تو اس صورت میں پیشاب کی نالی لگا کر اس کے ذریعے پیشاب باہر نکالا جاتا ہے۔

2: بعض اوقات کسی آپریشن کی وجہ سے مریض بار بار اپنی جگہ سے اٹھ کر باتھ روم نہیں جا سکتا، تکلیف ہوتی ہے یا نقصان کا خطرہ ہوتا ہے، تو جب تک وہ مریض مستقل بیڈ پر ہے، اس کو پیشاب کی نالی لگائی جاتی ہے۔

3: کچھ مریض بے ہوشی کی حالت میں ہوتے ہیں، یا قومے میں چلے جاتے ہیں تو چونکہ ایسے مریض بھی بیڈ سے نہیں اٹھ سکتے اس لیے ایسے مریضوں کو بھی پیشاب کی نالی لگائی جاتی ہے۔

Catheter کے اقسام

Catheter تین اقسام کے ہوتے ہیں:

1) Foleys catheter (نالی والا کیتھیٹر) 2) 3A catheter 3) Condom Catheter

(1). Foleys catheter (نالی والا کیتھیٹر)

یہ کیتھیٹر پانی کے پائپ کی طرح بالکل باریک نالی کی صورت میں ہوتا ہے، جو پیشاب کی جگہ میں اندر داخل کرکے مثانے تک پہنچایا جاتا ہے۔

(2). 3A catheter

کیتھیٹر (Catheter) کی اس قسم میں بھی ایک باریک نالی مرد و عورت کی پیشاب کی جگہ میں داخل کرکے مثانے تک پہنچائی جاتی ہے، البتہ Catheter کی اس دوسری قسم میں جو نالی باہر لگی ہوتی ہے، اس حصے میں تین راستے بنے ہوئے ہوتے ہیں:

- ایک راستے سے پانی اندر ڈال کر، اندر والے حصے میں غبارے کو پھلایا جاتا ہے۔ (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے)
- دوسرے راستے سے مثانے سے پیشاب باہر آتا ہے۔
- تیسرا راستہ مثانے کی صفائی کے لیے ہوتا ہے کہ کبھی مثانے کی صفائی کرنے کی ضرورت ہو، تو اس نالی کے ذریعے پانی اندر داخل کیا جاتا ہے، پھر مثانہ صاف ہو کر، وہ پانی پیشاب کی شکل میں باہر بیگ میں آکر جمع ہو جاتا ہے۔

Foleys catheter (نالی والا کیتھیٹر) اور 3A catheter سے متعلق تفصیل:

نالی والا کیتھیٹر (Catheter) مرد یا عورت کی پیشاب کی نالی میں داخل کرکے مثانے تک پہنچانے کے بعد نالی کے باہر والے حصہ سے پانی ڈال کر Push کیا جاتا ہے، جس سے نالی کا اندر والا حصہ

جو مثانے میں جا چکا ہے، وہ غبارے کی طرح پھول جاتا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اندر غبارہ پھول جانے سے نالی اندر ہی موجود رہے، خود بخود باہر نہ آسکے۔

پھر مثانے میں جو پیشاب جمع ہوتا رہتا ہے، وہ نالی کے ذریعے باہر بیگ میں جمع ہو جاتا ہے، اس بیگ کے نیچے ایک ڈرین سسٹم (Drain System) بنا ہوتا ہے، جسے کھول کر جمع شدہ پیشاب نکالا جاسکتا ہے، نیز وہ یورین بیگ نالی سے علیحدہ بھی کیا جاسکتا ہے، لیکن اس کو اندر سے دھویا نہیں جاسکتا۔

مذکورہ دونوں Catheters لگانے کے بعد مریض پیشاب روکنے پر قادر نہیں ہوتا: جب Catheter اور نالی مریض کو لگائی جاتی ہے (چاہے مرد کو لگائی جائے یا عورت کو) تو نالی اور مثانہ آپس میں جڑ جاتے ہیں، کیونکہ کیتھیٹر کا جو پائپ لگایا جاتا ہے، اس کا سرا مثانے کے بالکل نچلے حصے میں ہوتا ہے، اس لیے جیسے ہی پیشاب مثانے میں آتا ہے، اس نالی کے ذریعے خود بخود بیگ میں جمع ہو جاتا ہے، لہٰذا مریض اپنا پیشاب روکنے پر قادر نہیں ہوتا، بلکہ جیسے جیسے پیشاب مثانے میں جمع ہوتا رہے گا، فوراً ہی خود بخود نالی کے ذریعے بیگ میں جمع ہو جائے گا، چنانچہ کیتھیٹر لگنے کے بعد مریض اگر نماز پڑھنا چاہے، تو نماز کے دوران بھی اس کا پیشاب آتا رہتا ہے، بند نہیں ہوتا۔

Foleys catheter (نالی والا کیتھیٹر) اور 3A catheter میں پیشاب بند کرنے کا طریقہ: مریض کو پیشاب کی نالی لگانے کے بعد یہ صورت نہیں ہوسکتی کہ اس کو اس طرح بند کیا جائے کہ پیشاب مثانے سے نکل کر باہر نالی میں نہ آسکے، البتہ باہر سے نالی بند کی جاسکتی ہے جس سے بیگ میں پیشاب داخل نہیں ہوتا، اس کا ایک طریقہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس بیگ کو ہی اتار کر اس کی جگہ کوئی کلپ (Clip) لگادی جاتی ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ بیگ کو نہیں اتارا جاتا، بلکہ بیگ کے پائپ کو موڑ کر اس پر کلپ لگا کر بند کر دیا جاتا ہے، اس سے بھی پھر پیشاب بیگ میں جمع نہیں ہوتا، البتہ اس کے باوجود پیشاب کیتھیٹر کی نالی میں موجود رہتا ہے۔

پائپ کو کلپ لگا کر بند کرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جس مریض کو مسلسل چند دن کیتھٹر لگا ہوا ہو، تو اس کے Muscles نرم پڑ جاتے ہیں، ان کے اندر پاور موجود نہیں ہوتی، چنانچہ اگر فوراً ہی مکمل کیتھیٹر اتار دیا جائے، تو Muscles نرم ہونے کی وجہ سے بے اختیار پیشاب باہر آتا رہے گا، اس لیے پہلے دو تین دن تک وقفے وقفے سے، اس پائپ کو کلپ لگا کر بند کر دیا جاتا ہے، تاکہ Muscles دوبارہ آہستہ آہستہ اپنا کام شروع کر دیں اور پیشاب آنے کی صورت میں مریض کو محسوس ہو اور پھر وہ اپنے اختیار سے پیشاب باہر نکالے۔

3. Condom Catheter (یعنی غبارے والا کیتھیٹر)

تیسرا کیتھیٹر (Catheter) غبارہ کی طرح ہوتا ہے، جو کنڈوم (Condom) کی طرح مرد کے عضو تناسل پر چڑھا دیا جاتا ہے، اور اس کے آگے چھوٹی سی نالی ہوتی ہے، جس میں سوراخ کر کے بیگ لگا دیا جاتا ہے۔

ان میں سے پہلی دونوں قسمیں مرد و عورت دونوں کو لگائی جا سکتی ہیں، جبکہ Catheter کی تیسری غبارے والی قسم عورت کو نہیں لگ سکتی، وہ صرف مرد کو لگائی جاتی ہے۔

Condom Catheter میں پیشاب نکلنے سے متعلق تفصیل:

Condom Catheter کیتھیٹر لگانے کے بعد مریض دوسرے کسی شخص کی مدد کے بغیر بھی اسے خود بآسانی اتار بھی سکتا ہے، اور دوبارہ چڑھا بھی سکتا ہے، نیز چونکہ یہ کنڈوم کی طرح عضو تناسل کے اوپر ہی چڑھایا جاتا ہے، اس لیے اگر مریض اپنے ہوش و ہواس میں ہو تو اس کو پیشاب روکنے کی قدرت ہوتی ہے، اس کے اختیار کے بغیر پیشاب نہیں نکلتا، البتہ اگر اپنے ہوش وحواس میں نہ ہو تو غیر اختیاری طور پر پیشاب خود بخود نکل جاتا ہے اور غبارے کے آگے نالی کے ذریعہ بیگ میں جمع ہو جاتا ہے۔

کیتھیٹر (Catheter) کی اقسام کا شرعی حکم

الجوابُ حامِداً وَّمصلیاً

Foleys catheter (نالی والا کیتھیٹر) اور 3A catheter کا شرعی حکم:

﴿1﴾.... مذکورہ معلومات کے مطابق چونکہ نالی والا کیتھیٹر (Catheter) لگانے سے مریض کو پیشاب روکنے کی قدرت نہیں رہتی، بلکہ مریض کے اختیار کے بغیر ہی پیشاب خود بخود مثانے سے نکل کر نالی کے ذریعے بیگ میں جمع ہوتا رہتا ہے، اور مریض کو پیشاب نکلنے کا احساس نہیں ہو رہا ہوتا، اس لیے ایسی صورت میں نالی والا کیتھیٹر (Catheter) لگانے کے بعد وہ شخص شرعاً معذور کے حکم میں ہوگا۔

جس کا حکم یہ ہے کہ ایسا شخص ہر فرض نماز کے وقت میں نیا وضوء کرلے، پھر اس وضوء سے اس وقت کے اندر فرض نماز کے ساتھ سنتیں اور نوافل بھی ادا کرسکتا ہے، (اگرچہ اس دوران پیشاب نکلتا رہے) پیشاب نکلنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اس صورت میں وضو کے ٹوٹنے کی صرف دو وجوہات ہوسکتی ہیں:

- پیشاب کے علاوہ کوئی اور ناقضِ وضو یعنی وضو توڑنے والی چیز پائی جائے، جیسے مثلاً ریح کا خارج ہونا، یا خون کا نکلنا وغیرہ۔
- جس فرض نماز کے وقت میں وضو کیا ہے، جب اس فرض نماز کا وقت ختم ہوجائے گا، تو اس کا یہ وضوء خود بخود ختم ہوجائے گا اور اگلی فرض نماز کے لیے نیا وضوء کرنا ہوگا۔

نوٹ: نیز نماز کے دوران اس بیگ کو اپنے جسم سے الگ کرکے زمین پر رکھ کر نماز پڑھی جائے، کیونکہ عذر کی وجہ سے اگرچہ نجاست کے ہوتے ہوئے نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے، لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ جس قدر ممکن ہو نجاست کو کم سے کم کیا جائے، البتہ اگر تھیلی الگ کرنا مشکل ہو تو پھر تھیلی کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

condom catheter کا شرعی حکم:

مذکورہ بالا معلومات کے مطابق چونکہ condom catheter کی صورت میں اگر مریض بیہوش نہ ہو تو اسے پیشاب روکنے پر مکمل قدرت حاصل رہتی ہے، اس لیے مریض condom catheter کی وجہ سے شرعاً معذور کے حکم میں شمار نہ ہوگا، لہٰذا عام شخص کی طرح پیشاب کے قطرے نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اور پھر نماز پڑھنے سے پہلے اسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔

نیز واضح رہے کہ condom catheter کو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر مریض خود بآسانی اتار سکتا ہے، اور پھر دوبارہ لگا سکتا ہے، اس لیے اس کے لیے اصل حکم یہ ہے کہ نماز کے لیے اس catheter کو اتار کر استنجاء کرے، اور پھر باقاعدہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔

تاہم اگر مرض اس نوعیت کا ہو کہ مریض کے لیے دوسرے سے مدد لیے بغیر خود اپنے ہاتھوں سے اتارنا یا چڑھانا مشکل ہو، اور کوئی ایسا فرد بھی موجود نہیں ہے جس کے لیے اس کا ستر دیکھنا جائز ہو، جیسے اس کی بیوی تو ایسی صورت میں کنڈوم کیتھیٹر کے ہوتے ہوئے بھی مریض نماز ادا کر سکتا ہے، البتہ اس دوران پیشاب کے قطرے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا، (بشرطیکہ وہ پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے شرعی معذور نہ ہو۔)

الدر المختار:(305/1، ط: سعید)

(وصاحب عذر من به سلس) بول........أو انفلات ريح.......(إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة)بأن لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث (ولو حكما لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (في حق الابتداء، وفي) حق (البقاء كفى وجوده في جزء من الوقت) ولو مرة (وفي) حق الزوال يشترط (استيعاب الانقطاع) تمام الوقت (حقيقة) لأنه الانقطاع الكامل.(وحكمه الوضوء).... (لكل فرض ثم يصلي)

به (فيه فرضا ونفلا) فدخل الواجب بالأولى (فإذا خرج الوقت بطل) أي: ظهر حدثه السابق، حتى لو توضأ على الانقطاع ودام إلى خروجه لم يبطل بالخروج ما لم يطرأ حدث آخر أو يسيل كمسألة مسح خفه.

الفتاوى الهندية:(40/1)

شرط ثبوتُ العذرِ ابتداءً: أن يستوعبَ استمرارُه وقت الصلاة كاملا وهو الأظهر ......**وشرط بقائه:** أن لا يمضي عليه وقت فرض إلا والحدث الذي ابتلي به يوجد فيه هكذا في التبيين. المستحاضة ومن به سلس البول أو استطلاق البطن أو انفلات الريح أو رعاف دائم أو جرح لا يرقأ يتوضئون **لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاءوا من الفرائض والنوافل هكذا في البحر الرائق**.ويبطل الوضوء عند خروج وقت المفروضة بالحدث السابق. هكذا في الهداية وهو الصحيح

الدر المختار:(306/1، ط:سعيد)

(وإن سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز له أن لا يغسله إن كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) أي: الصلاة (وإلا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوى، وكذا مريض لا يبسط ثوبه إلا تنجس فورا له تركه.

رد المحتار:(307/1، ط: سعيد)

(قوله: وكذا مريض إلخ) في الخلاصة مريض مجروح تحته ثياب نجسة، إن كان بحال لا يبسط تحته شيء إلا تنجس من ساعته له أن يصلي على حاله،

الدر المختار (307/1، ط:سعيد)

(فروع) يجب رد عذره أو تقليله بقدر قدرته ولو بصلاته موميا، وبرده لا يبقى ذا عذر بخلاف الحائض.

أيضاً فى فتح القدير (159/1، ط: رشيدية)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح (238، ط: دار الكتب العلمية)

قوله: "وفاقد ما يزيل به النجاسة الخ" بقصر ما فيتناول كل المائعات ومثل ما ذكر في المصنف إذا كان لا يمكنه إزالتها إلا بإظهار العورة عند غير من يحل نظره إليه قال الإمام البقالي فإن كان على بدن المصلي نجاسة لا يمكن غسلها إلا بإظهار عورته يصلي مع النجاسة لأن إظهار العورة منهي عنه والغسل مأمور به والأمر والنهي إذا اجتمعا كان النهي أولى كذا في الشرح عن النهاية قوله: "ولا إعادة عليه" أي إذا وجد المزيل وإن بقي الوقت لما ذكره المؤلف وسواء كانت النجاسة في الثوب أو المكان وعدم الوجود يشمل الحقيقي والحكمي بأن وجد المزيل ولم يقدر على استعماله لمانع كحبس وعدو كما في القهستاني.

﴿2﴾.... حدیث شریف میں ایسے شخص کو مسجد آنے سے منع کیا گیا ہے جس نے کچی پیاز یا لہسن کھائی ہو، اور منہ سے بدبو آتی ہو، کیونکہ اس سے لوگوں کو اور مسجد میں موجود فرشتوں کو تکلیف پہنچتی ہے، پھر اسی پر قیاس کرتے ہوئے فقہاء کرامؒ نے لکھاہے کہ اس میں ہر تکلیف دہ چیز داخل ہے، لہٰذا پیشاب سے بھری ہوئی تھیلی یعنی Urine bag مسجد لیجانا بھی چونکہ مسجد کے آداب کے خلاف ہے، اور عام طور پر نمازیوں کے لیے بھی اذیت اور ناگواری کا باعث ہوتی ہے، اس لیے ایسا معذور شخص جس کو پیشاب کی تھیلی لگی ہو، وہ عام نمازوں میں مسجد نہ جائے، بلکہ اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ لے، البتہ جمعہ کی نماز چونکہ گھر میں ادا نہیں کی جاسکتی، اس لیے اگر وہ شہر میں ہے تو جمعہ کی نماز کیلئے درج ذیل شرائط کے ساتھ میں مسجد آنے کی گنجائش ہے:

1۔ تلویثِ مسجد یعنی Urine bag کی وجہ سے مسجد میں ناپاکی پھیلنے کا احتمال نہ ہو۔

2۔ تھیلی چھپی ہوئی ہو، اور لوگوں کیلئے اذیت کا باعث نہ ہو۔

3۔ بدبو نہ ہو۔

4۔ نیز اگر تھیلی تبدیل کرنا ممکن ہو تو مسجد جانے سے پہلے تقلیلِ نجاست یعنی نجاست کم کرنے کی غرض سے تھیلی تبدیل کر کے صاف تھیلی لگا لی جائے، اور اگر تھیلی تبدیل کرنے میں حرج ہو تو پھر کم از کم اس تھیلی سے پیشاب نکال لیا جائے۔ (مستفاد از فتویٰ جامعہ دار العلوم کراچی: (41/1718)

المجموع شرح المهذب (175/2، فصل في المساجد وأحكامها، ط: دار الفكر.)

يحرم إدخال النجاسة إلى المسجد: فأما من على بدنه نجاسة أو به جرح فإن خاف تلويث المسجد حرم عليه دخوله وإن أمن لم يحرم: قال المتولي هو كالمحدث ودليل هذه المسائل حديث أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال (إن هذه المساجد لا تصلح لشئ من هذا البول ولا القذر إنما هي لذكر الله وقراءة القرآن) أو كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم.

الدر المختار:(656/1، باب ما يفسد الصلاة، وما ويكره فيها،ط: سعيد)

(و) كره تحريما (الوطء فوقه، والبول والتغوط) لأنه مسجد إلى عنان السماء (واتخاذه طريقا بغير عذر) وصرح في القنية بفسقه باعتياده (وإدخال نجاسة فيه) وعليه (فلا يجوز الاستصباح بدهن نجس فيه) ولا تطيينه بنجس (ولا البول) والفصد (فيه ولو في إناء).

وفي رد المحتار:(656/1، باب ما يفسد الصلاة، وما ويكره فيها،ط: سعيد)

(قوله وإدخال نجاسة فيه) عبارة الأشباه: وإدخال نجاسة فيه يخاف منها التلويث. اهـ. ومفاده الجواز لو جافة، لكن في الفتاوى الهندية: لا يدخل المسجد من على بدنه نجاسة.

الأشباه والنظائر:(ص:73،ط: دار الكتب العلمية.)

ما أبيح للضرورة يقدر بقدرها.

الجواب صحیح

بندہ **محمد عقیل منیر** عفی عنہ

نگران اِسما (اخلاص شریعہ میڈیکل ایڈوائزری)

مفتی دار الافتاء الاخلاص، کراچی

۲۵/ذوالقعدة/۱۴۴۳ھ

۲۵/جون/۲۰۲۲ء

مفتی

الجواب صحیح

عبدالرحمن خضر

بندہ عبد الرحمٰن خضر عفی عنہ

رفیق دار الافتاء الاخلاص، کراچی

۲۵/ذوالقعدة/۱۴۴۳ھ

۲۵/جون/۲۰۲۲ء

9630

25 ذوالقعدۃ ۱۴۴۳ھ

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ: **شفیق الرحمٰن** عفا اللہ عنہ

رکن اِسما (اخلاص شریعہ میڈیکل ایڈوائزری)

رفیق دار الافتاء الاخلاص، کراچی

۲۵/ذوالقعدة/۱۴۴۳ھ

۲۵/جون/۲۰۲۲ء